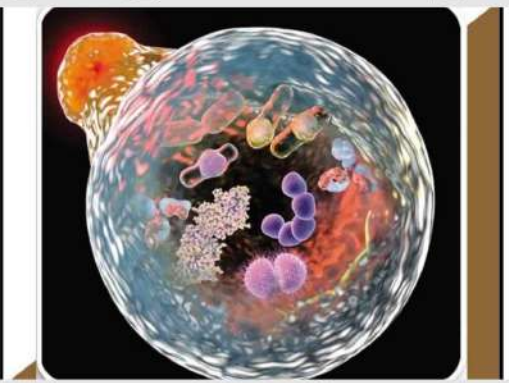


انسان کو بڑھاپے سے بچاتا معجزاتی نظام اس لامحدود کائنات میں ہر دکھائی دینے والی شے ننھے منے ذرات، ایٹموں سے بنی ہے



آج سے تین ارب ستر کروڑ سال پہلے مختلف کیمیائی مادوں کے ملاپ سے زمین پر ایسے ایٹموں نے جنم لیا جو آج جو حرکت کر سکتے تھے۔ یہی کیمیائی اجزاء "زندگی" کو جنم دینے والے ساز و خرد کے کاش کاٹنے والے بن گئے۔

ہر کروڑ برسوں کے عرصے میں خلیوں کے مجموعے نے چھوٹے بڑے جڑا ہر کام کے جاندار تخلیق کر ڈالے۔ ویسے خلیے والے کئی ایک خلیوں کا جاندار (unicellular organism) آج بھی کرنا دیکھیں، جو موجود ہیں جیسے بیکٹیریا (بیکٹیریا) اور آرکیبا (Archaea)۔ زندگی دھڑکیوں کی سب سے بڑی خاصیت یہ ہے کہ وہ چلنا بڑھنا اور پھر بڑھنا بڑھنا کر جاتا ہے۔ سائنس نے بے پناہ ترقی کر لی ہے مگر وہ اب تک بڑھاپے کے مکمل کوئی طریق نہیں سمجھ سکی۔ تاہم سائنس دان جدید آلات اور مٹی کے تحقیق کے ذریعے عمل بڑھاپا کے اسرار کو مژدہ دے رہے ہیں۔

انسانی خلیوں کی مثال کے طور پر پچھلے دنوں انکشاف ہوا کہ ہر جسم میں اپنی اپنی چھوٹی سی جراثیم ہوتی ہیں۔ ہر ایک قدرتی عمل انسانوں کو جلد بڑھنا ہونے سے روکتا ہے۔ گویا اس قدرتی عمل کے باعث انسان مزید کئی سال زندگی کی رمت میں رہتا ہے اور خلیوں سے لطف اندوز ہونے کے قابل ہو گیا۔ اگر یہ عمل بڑھتا رہتا تو انسان بہت جلد اندھ کو جا رہا ہوتا۔ تاہم جدید تحقیق کی روش سے ایک نئے مریض یا 36 نسلین (360 کرب) خلیوں کا مجموعہ ہے۔ جبکہ بالغ خلیوں میں 28 نسلین (280 کرب) خلیوں سے ہر دو میں آتی ہے۔ ان انسانی خلیوں کی چار سو سے زائد اقسام ہیں جو مختلف ڈی این ای میں اپنی اپنی جڑی ہیں۔ یہ تمام اقسام ایک دوسرے سے رابطہ رکھتی ہیں اور اپنی قدرتی طور پر مربوط و تیار کردہ ایک دوسرے کی مدد سے کام کرتی ہیں۔ ہر جسم میں ہونے والے خلیوں کی سب سے زیادہ تعداد ہے، یعنی 84 لاکھ۔ اس کے بعد خلیات (4.9 لاکھ) ہیں۔ ہر خلیوں کے کونے خلیوں (2.5 لاکھ) ہیں۔ ان خلیوں میں سب سے زیادہ خلیات (2.1 لاکھ) اور خلیوں کے خلیات (1.5 لاکھ) ہیں۔

ہر خلیہ ایک ایسی کائی

تیرتھ انگیز اور دلچسپ بات یہ ہے کہ انسان کے ہر خلیوں میں سے ہر خلیہ ایک ایسی کائی کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ کھانا پیتا، اپنے کام کرنا، اپنے پیدا کرنا اور وقت بھر بڑھنا کرنا جاتا ہے۔ اس کی لاش پھر خلیے سے پیدا کرنے میں آتی ہے۔ ہر انسانی جلد ایک ایسی مردہ خلیوں کی لاشوں سے بنتی ہے۔ یہی جسم ہے، جلد پر پانے والا ختم کائنات آج بڑھاپے سے کام کے قابل خلیہ مختلف حصے رکھتا ہے جو اسے اپنی ڈی این ای میں سمجھتا ہے۔ ہر خلیہ اس کے مرکزے میں ایک ایسی تمام جینیاتی معلومات محفوظ ہوتی ہے۔ ایک حصہ کا مرکزہ (mitochondria) کھانا کی غذا سے دوہری توانائی بناتا ہے جسے کام میں لائے جاتا ہے۔ ڈی این ای کے ساتھ ساتھ (Ribosome) کی حصہ پر مشتمل ہوتا ہے جو خلیے اور انسان کی ہڈی کے لیے ضروری مادے ہیں۔ سینٹر (centrioles) نامی حصہ خلیے کو تقسیم ہونے میں مدد دیتا ہے۔ اسی عمل سے مزید خلیے جنم لیتے ہیں۔

انسانی جسم کے خلیوں

خلیے کا ایک اہم حصہ "Lysosome" کہلاتا ہے۔ یہ ایسویٹ کے ذریعے داری ہے کہ جب خلیے کو کوئی خراب ضرب ہو جائے یا کام کے قابل نہ رہے تو اسے کاٹ دیتے۔ یہ ایسویٹ میں خوراک کے مادے موجود ہوتے ہیں جو خلیے کے کسی بھی حصے کو کاٹ دیتے ہیں۔ یہ ایسویٹ جلد اور دانتوں میں خوراک کے مادے کاٹ دیتے ہیں۔ انسانی جسم میں ہر خلیہ ایک ایسی کائی کی حیثیت رکھتا ہے جو اسے اپنی ڈی این ای میں سمجھتا ہے۔ ہر خلیہ اس کے مرکزے میں ایک ایسی تمام جینیاتی معلومات محفوظ ہوتی ہے۔ ایک حصہ کا مرکزہ (mitochondria) کھانا کی غذا سے دوہری توانائی بناتا ہے جسے کام میں لائے جاتا ہے۔ ڈی این ای کے ساتھ ساتھ (Ribosome) کی حصہ پر مشتمل ہوتا ہے جو خلیے اور انسان کی ہڈی کے لیے ضروری مادے ہیں۔ سینٹر (centrioles) نامی حصہ خلیے کو تقسیم ہونے میں مدد دیتا ہے۔ اسی عمل سے مزید خلیے جنم لیتے ہیں۔

انسانی جسم کے خلیوں

خلیے کا ایک اہم حصہ "Lysosome" کہلاتا ہے۔ یہ ایسویٹ کے ذریعے داری ہے کہ جب خلیے کو کوئی خراب ضرب ہو جائے یا کام کے قابل نہ رہے تو اسے کاٹ دیتے۔ یہ ایسویٹ میں خوراک کے مادے موجود ہوتے ہیں جو خلیے کے کسی بھی حصے کو کاٹ دیتے ہیں۔ یہ ایسویٹ جلد اور دانتوں میں خوراک کے مادے کاٹ دیتے ہیں۔ انسانی جسم میں ہر خلیہ ایک ایسی کائی کی حیثیت رکھتا ہے جو اسے اپنی ڈی این ای میں سمجھتا ہے۔ ہر خلیہ اس کے مرکزے میں ایک ایسی تمام جینیاتی معلومات محفوظ ہوتی ہے۔ ایک حصہ کا مرکزہ (mitochondria) کھانا کی غذا سے دوہری توانائی بناتا ہے جسے کام میں لائے جاتا ہے۔ ڈی این ای کے ساتھ ساتھ (Ribosome) کی حصہ پر مشتمل ہوتا ہے جو خلیے اور انسان کی ہڈی کے لیے ضروری مادے ہیں۔ سینٹر (centrioles) نامی حصہ خلیے کو تقسیم ہونے میں مدد دیتا ہے۔ اسی عمل سے مزید خلیے جنم لیتے ہیں۔

2050 تک 1 ارب سے زائد افراد ہڈیوں کے امراض میں مبتلا ہو جائیں گے



لندن: ہڈیوں اور پٹھوں کے امراض میں خطرناک حد تک اضافہ ہو رہا ہے اور آٹھ دہائیوں میں اس سے متعلق بیماروں کا ہونے کا امکان ہے۔ دی ایسویٹ میں جڑیوں میں شائع ہونے والی ایک نئی تحقیق کے مطابق اگلے 30 سالوں میں جڑیوں، پٹھوں اور ہڈیوں کے امراض میں 115 لاکھ اضافہ ہو جائے گا۔ ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ 2050 تک دنیا بھر میں ایک ارب سے زیادہ افراد پٹھوں، ہڈیوں، جڑیوں اور ہڈیوں کی بیماری کے امراض میں مبتلا ہو جائیں گے جو 2020 میں تقریباً نصف ارب سے زیادہ ہے۔ ہڈیوں اور جڑیوں

کانگو وائرس: علامات اور احتیاطی تدابیر



انسان ایک ایسی مخلوق ہے جس کی نفس میں احساس برتری اور تکبر کا عنصر کوٹ کر بھرا ہے۔ جس کا مظاہرہ وقتاً فوقتاً کر کے وہ اپنے ظرف کا پتا دیتا ہے۔ ایک طرف وہ زمین اور آسمان کی تعمیر میں جان کی بازی لگا کر ارقاء کی بلندوں کو چھو رہا ہے اور یہی احساس برتری اس کے تکبر کا سبب ہے۔

خالق کائنات نے ایک طرف انسان کو اثرات و توفیق دیا، مگر خالق کو اس کے افسوسناک کرداروں میں اسے اتار کر رکھا کہ وہ غیر مرنی جانداروں کے سامنے سبک نہ ہو گیا اور یہی انسان کی اصل حقیقت کا کھارہ کرنے کے لیے کافی ہے۔

اس کی مثال اب تک آنے والے تمام قدرتی آفات اور وبا ہیں جن کے سامنے انسان لاپرواہ رہا ہے۔ حالانکہ کائنات کی وبا بھی دنیا بھر میں اپنے چوکھڑے اثرات ظاہر کرے۔ گو کہ انسان اپنی بہترین سمجھوتہ ملی کے باعث اس پر قابو پا گیا مگر یہ غار جینی جانوں کے زیاں کے بعد۔ اس کے علاوہ بھی کئی وبائی امراض وقتاً فوقتاً مہلک اور لوگوں میں خوف و ہراس پھیلاتی ہیں۔

انسانی ایک وبائی صورت حال کا وائرس کی ہے، یہ بیماری ہر سال ملک بھر میں سرایتی ہے۔ پیچھے میں چند خاندان کی یادیں یادوں کو دیتے ہیں۔ حکومت کے مطابق 2015 میں بلوچستان بھر میں کانگو وائرس کے 56 مریضوں کی موت ہوئی جن میں 13 افراد نے دم توڑ دیا۔ وہاں سال میں کئی کئی بار پھیلتی وبائی صورت حال سے سراٹھایا ہے۔

مہلک و افروزی تعداد 20 سے اوپر ہے جن میں اب تک دو افراد اقلیت میں ہیں جب کہ دیگر افراد ابھی اس سے تبرؤ نہ ہیں۔ گو کہ اب تک یہ صرف ایک مخصوص علاقے تک محدود ہے مگر یہ احتیاطی کے باعث ابھی تک کیے ہوئے وبائی صورت حال اختیار کرے۔ اس لیے صورت حال کی تحقیق سے خلیے کے لیے اس کے بارے میں جاننا اور

احتیاط کرنا ضروری ہے۔

کانگو وائرس کی علامتیں

کانگو وائرس کا نام کریمین کانگو ہیمورجک فیر (hemorrhagic Congo-Crimean fever) ہے۔ اسے سی ای ایف بھی کہتے ہیں۔ یہ وائرس یوکرین کے جزیرے کریمیا میں 1944 میں پہلی بار دریافت ہوا۔ اسی دوران ہر افریقہ کے ملک کانگو میں بھی اس وائرس کی وبائی صورت حال پیدا ہوئی۔ ابھی دو علاقوں کے مشترکہ نام پر اس وائرس نام رکھا گیا۔

کانگو وائرس کی اقسام

1. ڈنگوی وائرس (Dengue)
2. ایبولا وائرس (Ebola)
3. لاسا وائرس (Lassa)
4. ریفٹ وائرس (Rift Valley)

کانگو وائرس کے پھیلنے کے ذرائع

یہ ایک متعدی مرض ہے جو موشوں کے جسم پر پائے جانے والے (Tics) کے انسانوں میں منتقل ہوتا ہے۔ یہ پھیلتا مال موشوں کی کھال پر پھینکے ہوتے ہیں اور ان کا خون پیتے ہیں۔ گائے بکریں اور بکریوں کی دیکھ بھال اور ذبح کرنے کے دوران سے انتقالی کے سبب اس وائرس سے متاثرہ انسانوں کو کھانے اور کھانے کی شے کا سبب بنتے ہیں۔

کانگو وائرس کی علامتیں

اس کے علاوہ متاثرہ جانور یا انسان کے خون، دیگر دھو، جسمانی مایہ، مریض کی دیکھ بھال یا پھر متاثرہ ہیٹ کوئل سے ملنے والے انتقالی کے وجہ سے بھی یہ مرض پھیلتا ہے۔ اس لیے اس وائرس کو زیادہ تر کھانا، صابن اور جانوروں کی دیکھ بھال کرنے والے یا پھر متاثرہ مریضوں کے سامنے وغیرہ سے دھوئیں۔

10 مریضوں کا بچا ہوا تھا مختلف کریں۔

یاد رکھیں احتیاطی علاج سے بہتر ہے۔

غزہ میں جنگ بندی سے متعلق پیش رفت جلد ہو سکتی ہے: ڈونالڈ ٹرمپ



ابھی کارکردگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔
 ایسی حکومتیں ہیں جہاں انھیں ہتھکنڈے
 کا دوسرا پس منظر چلے جاتا ہے۔
 کے لیے کچھ ہتھکنڈے ہیں۔
 زپ کے جوان کے فرضی کھانا کا
 امریکہ سے ۲۰۰۰ روپے کی بنیادی
 شراکتہ پر اتفاق کیا ہے جس کے
 کوغزہ کے اسرائیلی اہلکار کے جاری ہنگ
 کوغزہ کے لیے پیکر جس میں ذخائر
 جاری ہیں۔

یہ آپ کیلئے زبردست نقصان کی وجہ بنے گا: نیٹو کا روس سے تعلقات پر ہندوستان پر پابندیوں کا انتخاب

[illegible]

خبردار کیا تھا کہ اگر کسی ناول میں مناجات ہو تو
 دوستی مناجات کے خریداروں نے اسے پسند
 نہیں کیا۔ ”خبر“ کا لگانے جاا۔
 روئے سے صدر کے اقدامات سے اتفاق کیا۔
 جب صدر نے اپنے ایک وزیر کو ناول میں
 فاسطہ کے حوالے سے اپنے خیال کو اظہار کرنے کی
 مشغولی میں مبتلا تو انہوں نے جواب دے
 دیا کہ ”وزیر کو ان کے جواب سے دل سے اختیار
 نہیں دینی اور دارو جاندار سے اختیار حاصل
 نہیں، اس طرح مناجات کو اختیار دینا
 ہے۔ لیکن ہم نے اس کے صدر کے ساتھ اس
 متعلق عقلی گفتگو کی ہے۔ اس میں صاحب کو
 اور یہ کہ جس طرح ہم یہ امر کا مظاہرہ کیے
 ساتھ لکھ کر صدر ہیں۔“

غزہ کی صورت حال ”انتہائی سنگین“: یورپی یونین کی خارجہ پالیسی سربراہ

[illegible][illegible][illegible]

جیہات کو سراہتے ہوئے کہا: "ایجنٹی خصوصاً عراق کے صدر رزمیہ روئے کے خلاف سخت موقف اختیار کر رہے ہیں۔ البتہ اگر ہم رزومہ رزومہ کیل کے پابک ہوئے تو کینٹین کو وہ دم بہت طویل عرصت سے" انہوں نے مزید کہا: "اوج سے کنٹرول رہے ہر مزید ہوا پڑنا سنا سنا کہ وہ کسی رائے پر راضی ہو۔ یورپی ممالک کی طرح امریکہ کا فوجی ادارہ جتنی سخت کمزرتا ہے" انہوں نے کہا: "رزمیہ سے بڑھ کر رزمیہ سے بڑھ کر دھمکی دے گا اگر کہہ دوں گے اندر اس معاہدے سے بڑھ کر وہاں پروا نہیں"۔

ثانی چیف مائیک مارڈی کا کہنا تھا کہ انہوں نے پہنچی اعلان کیا کہ امریکہ کی فوج کے ذریعے یورپین پیچھے ہٹا رہا ہے کہ اس کا بہترین اختیار یہی کو اس کی مکمل لاگت برداشت کر دیتی ہوگی۔

بھگوان: "کاس نے یہ بھی تصدیق کی کہ افغانستان میں ایران کے حوالے سے مشکوک ہوگی۔ بس میں جوہری ڈھکرا ت اور وسیع تر علاقائی دشمنیات شل ہیں۔ یورپین جنگ کے خاتمہ میں کاس نے امریکی صدر کو یہ تصدیق سے حوالہ

اسرائیل: اسرائیل اور فلسطین کے درمیان فوجی مسودہ مل پر اختلاف کے بعد تین ماہ کے اتحاد سے علاحدہ

[illegible]

فوری طور پر گرنے کا خطی نوٹس ہے
لیکن وہوں پانچویں کی اس اقدام
سے بعد حکومتی پانچویں کی طور پر گرنے ہو گیا
تو اس اعلان سے یہ بھی گھڑی
لی۔ گزشتہ دوں میں یہ غبار آگ کی
قیمتیں تیسرے دوں کی خود سے
کھڑی ہوئے۔ اس لیے ایک ہی بیان
میں یہی کی آئی ریاست ہونے کی
تصدیق ہوئی لیکن یہ تصدیق اور اس
نہیں کی گئی۔ اس لیے اس کے بارے
میں اس کے ماہرین، جو اس
پر گہرے کا کہن کا دور سے
خلاف میں یہ دوں میں سے
حق تھا۔ یہ دوں میں سے
حالات کی حقیقت کا آغاز دیا
ہے۔ واضح ہے کہ گزشتہ دوں
ریز ہوئے۔ گزشتہ دوں کی
جو کوئی طرح کے حالات میں مردہ

[illegible]

مشاورہ: جہیز کی لا لچنے والی بیٹی کی جان لے لی، خودکشی سے قبل بھارتی خاتون کے ہوشربا انکشافات

[illegible][illegible][illegible]

کرنے کی ترغیب دے سکتے ہیں۔ اس طرح وہ اپنے اپنے معاشروں اور اس سے باہر امن اور مثبت تبدیلی کے لیے مضبوط آواز بن سکتے ہیں۔

خواتین کو بااختیار بنانا: جب خواتین کو تعلیم تک رسائی حاصل ہوتی ہے تو اس سے لائقہائی امکانات کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ تعلیم خواتین کو زیادہ خود مختار، پُر اعتماد اور اپنے حقوق سے آگاہی کے ساتھ ساتھ اپنی زندگی کے بارے میں باخبر فیصلے کرنے کیلئے علم اور ہنر دے کر بااختیار بناتی ہے۔ یہ خود مختاری دیرپا امن میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ وہ اپنے گھر اور معاشرے کی مختلف سماجی اور معاشی سرگرمیوں میں فعال طور پر حصہ لینے اور قائدانہ کردار ادا کرنے کیلئے بہتر طریقے سے لیس ہوتی ہیں۔ تعلیم یافتہ خواتین اکثر اپنے بچوں کی تعلیم کو ترجیح دیتی ہیں، جس سے بچے اور ترقی کا ایک سفر شروع ہوتا ہے۔ لہذا، تعلیم کے ذریعے خواتین کو بااختیار بنانا نہ صرف ان کے انفرادی مستقبل میں سرمایہ کاری ہے بلکہ دنیا بھر کے معاشروں میں دیرپا امن اور استحکام کو فروغ دینے کیلئے ایک لازمی امر بھی ہے۔

عالمی یومِ تعلیم اس

بات کا اعادہ کرتا ہے

کہ تعلیم کس طرح ایک

تبدیلی کی قوت کے

طور پر کام کرتی ہے

اور رواداری، تنازعات

کے حل اور عالمی

شہریت کو فروغ دیتی

ہے۔ جامع تعلیمی

ماحول کے ذریعے،

اسکول، اساتذہ، طلباء،

والدین، سرکاری و سول

سوسائٹی کے ادارے

ہمدردی کو فروغ دے

کرتنوع کا جشن منانے

کے ساتھ خواتین کو

معاشرے میں مثبت

کردار ادا کرنے کیلئے

بااختیار بنا کر ایک

مساوی، خوش حال اور

ہم آہنگ معاشرے

کے تصور کو پورا کرنے

کے قریب پہنچ سکتے

ہیں۔ سماجی و

اقتصادی تفاوت کو دور

کرنے اور مساوات کے

پیغام کو عام کرنے

ہوئے، تعلیم ایک

پرامن دنیا کی تشکیل

کیلئے بنیاد فراہم

کرتی ہے جس میں

افہام و تفہیم، احترام

اور اتحاد ہو۔

عالمی یومِ تعلیم: پائیدار امن کا ضامن

تعلیم پائیدار امن کے قیام میں کثیر الجہتی کردار ادا کرتی ہے

تحریر: ---
زین الملوک



تعلیم ایک بنیادی انسانی

حق ہے، جو سرپرست اور

ریاست کی ذمہ داری ہے۔

یہ معاشرے کی ترقی کا

راستہ، امید کی کرن اور

تبدیلی کیلئے لازمی عنصر

ہے۔ معاشروں کی تشکیل

میں اس کے اہم کردار کو

تسلیم کرنے ہوتے، اقوام

متحدہ کی جنرل اسمبلی

نے 24 جنوری کو عالمی

یومِ تعلیم کے طور پر امن

اور ترقی کیلئے تعلیم کے

کردار کو منانے کا اعلان کیا۔

عالمی یومِ تعلیم کی اہمیت جغرافیائی، سماجی یا معاشی پس منظر سے قطع نظر، سب کیلئے معیاری تعلیم تک مساوی رسائی پر زور دینے میں مضمر ہے۔ یعنی تعلیم سب کیلئے۔ ایک ایسی دنیا میں جہاں تفاوت برقرار ہے، یہ دن تعلیمی عدم مساوات کو دور کرنے اور جامع انداز میں مل جل کر سیکھنے کے مواقع کو یقینی بنانے کی فوری ضرورت کی یاد دلاؤں کو فروغ دیتا ہے۔ ہر سال، بین الاقوامی یومِ تعلیم کا ایک مخصوص موضوع (theme) ہوتا ہے، جو تعلیم کے کسی ایک خاص پہلو کو اجاگر کرتا ہے۔ سال 2024 کے عالمی یومِ تعلیم کا موضوع ”پائیدار امن کیلئے سیکھنا“ Learning for lasting peace ہے، جو دنیا بھر میں پائیدار امن کو فروغ دینے کیلئے ایک لازمی امر کے طور پر تعلیم کی گہری اہمیت کو اجاگر کر رہا ہے۔ تعلیم کو جب افہام و تفہیم، رواداری اور عالمی شہریت کو فروغ دینے کے ایک آلے کے طور پر اپنایا جاتا ہے، تو یہ تنازعات کو کم کرنے، متنوع معاشروں اور تہذیبوں کے درمیان رابطہ قائم کرنے اور امن کی ثقافت کو پروان چڑھانے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔

تعلیم ”پائیدار امن کیلئے سیکھنا“ میں جہالت، تعصب اور تقسیم کے خلاف ایک طاقت ور تریاق کے طور پر کام کرے گی۔ تعلیم امید کی وہ کرن ہے جو معاشروں کو ہم آہنگی، اتحاد اور

ایک دوسرے کیلئے افہام و تفہیم اور احترام کے اصولوں پر بنائے گئے مستقبل کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ مزید برآں! تعلیم پائیدار امن کے قیام میں کثیر الجہتی کردار ادا کرتی ہے۔

تنازعات کا حل: تعلیم افراد کو تنازعات کے حل کی حکمت عملیوں، ہم دردی اور مختلف نقطہ نظر کو سمجھنے ہونے ان کو پُر امن اور تعمیری طور پر تنازعات کو حل کرنے کیلئے ضروری مہارتوں سے آراستہ کرتی ہے۔ لوگوں کو یہ سکھانا کہ بغیر لڑے مسائل کو کیسے حل کیا جائے، نیز دوسروں کے احساسات کو سمجھنے اور چیزوں کو مختلف نقطہ نظر سے دیکھنے اور انہیں پُر امن اور مثبت طریقے سے دلائل اور اختلاف رائے سے نمٹنے کیلئے درکار صلاحیتوں کو سیکھنے میں تعلیم مدد کرتی ہے۔

رواداری اور احترام کا فروغ: تعلیم ثقافتی تنوع کے احترام کی حوصلہ افزائی، ہم دردی اور رواداری کو فروغ دیتی ہے۔ یہ افراد کو خوف زدہ کرنے یا ان کی توہین کرنے کے بجائے اختلافات کو فروغ دلی سے سننے ہونے ان میں سے کچھ چیزیں مثبت انداز میں اپنانا سکھانے کے ساتھ ثقافتی تنوع کو مزید دلچسپ انداز میں اپنانے اور پیش کرنے کے قابل بناتی ہے۔ تعلیم کی بدولت جب ہم مختلف ثقافتوں، عقائد اور زندگی کے طریقوں کے بارے میں سیکھتے ہیں تو ہم ایک دوسرے کیلئے

زیادہ سمجھ دار اور مہربان بن جاتے ہیں۔ اس سے ہمیں یہ دیکھنے میں مدد ملتی ہے کہ ہمارے اختلافات کے باوجود، ہم بہت سی مشترک اقدار اور تجربات کا اشتراک کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ افہام و تفہیم ہماری برادریوں کو مضبوط اور متحد بنا کر ہمیں جوڑ کر رکھنے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔

عالمی شہریت کو فروغ دینا: جب تعلیم ایک اچھا عالمی شہری بننے پر مرکوز ہوتی ہے تو یہ ہمیں ذمہ دار، یک جہتی کے سفیر اور باہمی ربط کی اقدار کو فروغ دینے کے ساتھ تمام مخلوقات کی دیکھ بھال کرنا سکھاتی ہے۔ چاہے ہم کہیں بھی رہیں تعلیم ہمیں یہ احساس دلاتی ہے کہ ہم سب جڑے ہوئے ہیں۔ عالمی شہریت کے بارے میں سیکھنے کا مطلب یہ سمجھنا ہے کہ ہمارے اعمال ہم سے دور لوگوں اور مقامات کو متاثر کر سکتے ہیں۔ تعلیم ہمیں مہربان ہو کر دوسروں کی مدد اور ماحول کی حفاظت کر کے دنیا کو ایک بہتر جگہ بنانے کی ذمہ داری اٹھانے کے قابل بناتی ہے۔ نتیجتاً! اس کا کام کر کے ہم اپنے اپنے معاشروں اور دنیا میں بڑا فرق لا سکتے ہیں۔

تنازعات کی بنیادی وجوہات کو حل کرنا: جب ہم اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ ہر کسی کو زندگی میں مناسب مواقع ملیں تو اس سے ان مسائل کو روکنے اور حل کرنے میں مدد ملتی ہے جو اکثر لڑائیوں اور اختلاف کا باعث بنتے ہیں۔ اس

کا مطلب یہ ہے کہ اس بات کو یقینی بنانا کہ ہر کسی کو ایک جیسے مواقع حاصل ہوں، چاہے اس کا پس منظر کچھ بھی ہو یا وہ کہیں سے بھی آیا ہو۔ یہ اس بات کو یقینی بنانے کے بارے میں بھی ہے کہ لڑکوں اور لڑکیوں کے ساتھ یکساں، نیز تمام لوگوں کے ساتھ متصفانہ سلوک کیا جائے۔ تعلیم کے ذریعے ہم ان وجوہات کو روک سکتے ہیں جو لوگوں کو ناراض یا ناخوش کرتی ہیں اور ایک ایسی دنیا بنانے میں مدد کر سکتے ہیں جہاں ہر کوئی قابل احترام اور قابل قدر محسوس کرے۔ اس طرح ہم ایک ایسی دنیا کیلئے کام کر سکتے ہیں جس میں کم تنازعات اور لوگوں کے درمیان زیادہ سمجھ بوجھ ہو۔

نوجوانوں کو بااختیار بنانا: جب نوجوان دنیا میں ہونے والی اہم چیزوں کے بارے میں سیکھتے ہیں، تو وہ حقیقی معنوں میں تبدیلی لا سکتے ہیں۔ تعلیم انہیں مختلف مسائل کے بارے میں احتیاط سے سوچنے اور ان کا بہتر حل تلاش کرنے کی کلید فراہم کرتی ہے۔ اس کے نتیجے میں وہ حق بات کر کے دنیا کو ایک بہتر اور پُر امن جگہ بنانے کیلئے کام کر سکتے ہیں۔ تعلیم سے نوجوان یہ بہتر طور پر سمجھنے کے قابل ہوتے ہیں کہ امن انتہائی اہم کیوں ہے اور وہ امن بنانے میں کس طرح مدد کر سکتے ہیں۔ وہ امن کی راہ میں حائل غیر منصفانہ یا تکلیف دہ امور کے خلاف کھڑے ہو کر دوسروں کو بھی ایسا

اپنے مال اور حیثیت سے مطمئن رہیں

لازوال لذت صرف تمام جسمانی آسائشوں کو جمع کرنے، بے پناہ دولت جمع کرنے اور اپنے ساتھیوں سے طاقتور بننے کی کوشش کرنے سے حاصل نہیں کی جاسکتی بلکہ اس پر قناعت کر کے حاصل کیا جاسکتا ہے جو اس کے پاس پہلے سے موجود ہے۔ خوشی، ذہنی سکون اور اچھی نیند کسی بازاری سے خریدی نہیں جاسکتی یہاں تک کہ اپنی ساری جمع کی ہوئی کمائی اور جائیدادیں بیچ کر بھی یہ نعمتیں جن کی ہم بہت کم قدر کرتے ہیں خریدی جاسکتی ہیں۔ وہ صرف قناعت کرنے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔ مالدار اور امیر لوگوں کا ایک بڑا حصہ جن کے پاس ایک اچھے گھر سے لے کر آرام دہ گاڑی تک زندگی کی ہر چیز کی سہولیت موجود ہوتی ہے وہ انتہائی غریب صرف اس وجہ سے ہوتے ہیں کہ ان میں ذہنی سکون، خوشی اور اچھی نیند کی کمی ہوتی ہے۔ اور ایسے لوگ بھی رہے ہیں جنہیں ہم خواہ مخواہ سے بھی نہ سمجھتے ہیں لیکن وہ پہلے والوں سے زیادہ امیر ہیں کیونکہ وہ جو کچھ رکھتے ہیں اس پر راضی ہوتے ہیں، ان کی خوشی کسی کمائی سے خوشی میں اور شاہ باوند زندگی گزار رہے ہیں۔ وہ ذہنی سکون رکھتے ہیں، اپنے غریب گھروں میں اچھی طرح سوتے ہیں لیکن بادشاہوں سے بھی زیادہ خوشی سے سوتے ہیں اور اپنے شاہی ہم منصبوں سے زیادہ زندگی سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔



رائیس احمد نغمہ

لوگ عام طور پر اس سے مطمئن نہیں ہوتے جو ان کے پاس ہوتا ہے۔ اس کے بجائے وہ اس کے پیچھے بھاگتے ہیں جو ان کے پاس نہیں ہوتا ہے۔ اس ذہنیت کی وجہ سے ہر کوئی اپنی گزار رہا ہے جو بے اطمینانی سے بھری ہوئی ہے۔ کوئی ایسا شخص جو بہت خوش قسمت دکھائی دیتا ہے اور کوئی ایسا شخص جس سے دوسرے حسد کرتے ہیں، حقیقت میں اتنا ہی مایوس ہوتا ہے جتنا کہ اس سے حسد کرنے والے۔ ہر کسی کو کوئی نہ کوئی فوج ملی ہوتی ہے۔ لیکن اگر کسی شخص میں شکرگزاری کی کمی ہو تو وہ مسلمان ان نعمتوں کی طرف متوجہ رہے گا جو اس کے پاس نہیں ہیں، جب کہ اس کے پاس دوسرے نعمتوں کی کوئی قیمت نہیں ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں وہ خدا کا شکر ادا نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو اس طرح بنایا ہے کہ یہاں مکمل آرام و آسائش کسی کے لیے ممکن نہیں۔ اگر آپ کسی جگہ سے کسی پریشانی کی وجہ سے بھاگ کر دوسری جگہ چلے جائے تو آپ کو جلد ہی چل جانے کا کہ وہاں بھی مسائل موجود ہیں۔ غریب آدمی کو پریشانی ہوتی ہے تو امیر کو بھی پریشانی ہوتی ہے۔ اگر ایک بے روزگار شخص کو مسائل ہیں، تو ایک طاقتور آدمی بھی مسائل کا سامنا کرتا ہے، اس دنیا میں جسے ایک امتحان کا وہ بنایا گیا ہے، کوئی بھی مسائل سے باہل منتفی نہیں ہے۔ اس کو دیکھتے ہوئے، آپ کو کیا کرنا چاہیے ان مسائل کا سامنا کرتا ہے جن کا آپ کو سامنا ہے اور اپنے آپ کے سر کو جاری رکھیں۔ آپ کی فکر صرف خدا کی خوشنودی حاصل کرنے میں ہونی چاہیے، نہ کہ پریشانی سے پاک زندگی کا مالک بننا، کیونکہ آخرت کی زندگی سے پہلے یہ ممکن نہیں۔

لہذا ہمیں زیادہ سے زیادہ دنیاوی آسائشوں اور اشیاء کے حصول کے اس رویہ کو ذہنیت سے پرہیز کرنا چاہیے۔ اس کے بجائے ہمیں اس پر مطمئن رہنا چاہیے جو ہمارے پاس ہے۔ خوشی اور

وطن

بنیادی سہولیات کی فراہمی ریاست کی اولین ذمہ داری کئی شعبہ جات میں ترقی کے باوجود ہم پیچھے کیوں؟

ریاست کے وجود و قیام کے پیچھے جو عوامل خاص طور سے قابل ذکر ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے کہ ریاست اپنے ماتحت لوگوں چاہیں وہ غریب ہوں یا امیر، پڑھے لکھے ہوں یا ان پڑھے، چھوٹے ہوں یا بڑے، کسی دور دراز علاقے میں آباد ہوں یا کسی شہر کے اندر، انہیں زندگی کی وہ تمام سہولتیں مہیا کرانی چاہئیں جو ان کے بہتر وجود یا ش کے لئے ضروری ہوں۔ تاریخ انسانی میں وہی قومیں اور مملکتیں عروج کی بلندیوں کو چھوئے ہیں کہ کامیاب رہی ہیں جنہوں نے اپنے لوگوں کو بلا لحاظ مذہب و ملت اور رنگ و نسل یہ سہولیات فراہم کی ہیں اور ان کی فراہمی میں کسی طرح کا کوئی امتیاز نہیں رہتا ہے۔ یہی شاید وہ سبب خاص بھی ہے جس کے نتیجے میں قومیں آدم کے زمانے سے آج تک ایک دوسرے کے ساتھ دست و گریباں بھی ہیں اور قوموں کے اندر انفرادی یا اجتماعی سطح کی کشمکش بھی شاید انہیں دنیاوی سہولیات کی دستیابی یا عدم دستیابی کا شکار نہ ہیں۔ ہمارے یہاں بھی مختلف حکومتیں پچھلے ستر سال سے ایک یا دوسرے بھانے ہم سے انہی سہولیات کا نام لے کر ووٹ بٹور کر اقتدار کے نرم و حریر صوفوں پر براجمان ہوتی آئی ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ آزادی کے ستر سال گزرنے کے باوجود بھی ہمارے کئی ایسے علاقے ہیں جن کے لئے بے برقی روایتی ایک خواب سی ہے یا جہاں پر پینے کا صاف پانی ان کے گھروں تک پہنچانے کے لئے ایک معاملہ لوگوں کو اچھی تک سڑکوں پر کرکڑا سبب بننے پر مجبور کر رہا ہے۔ ایک زمانہ تھا جب لوگ سختی کی کمی کرتے تھے کہ ان کا گھر گرم ہو۔ پتھر پتھر تو وہ لوگ کھاتے یا کما تے صرف اس لئے تھے کہ وہ زندہ رہ سکیں۔ اب جبکہ دنیا پتھر میں خوشی خوراک کی بہتات ہے لہذا ہمارے طرح کی بیماریاں نے بھی عالم انسانیت کو ایک ایسے سنگین بوجھ رکھا ہے کہ ہماری وادی میں دینی یا شہری علاقوں میں خال خالی کوئی گھر ایسا ہوگا جہاں گھر کا کوئی فرد کسی دائمی مرض میں مبتلا نہ ہو یا جہاں گھر کے دس میں سے چار یا پانچ افراد کسی نہ کسی بیماری کی لپیٹ میں نہ ہوں۔ وادی شہر میں بھی سہولیات کی عدم دستیابی میں کچھ فطری عوامل بھی کارفرما ہیں جن کی وجہ سے ہر ایک باشندے کو صبح اور مناسبتی جگہداشت فراہم کرنا حکومت کے بس کی بات نہیں۔ کیونکہ دور دراز علاقوں کے باشندوں کو مناسبتی مضمونہ حاصل کرنے کیلئے نہ صرف بہت مسافت طے کرنا پڑتی ہے بلکہ آمدن کا بہت بڑا حصہ اس کیلئے خرچ بھی کرنا پڑتا ہے۔ پھر بھی یہ ضروری نہیں کہ ان کیلئے دستیاب علاقے سو فیصد درست ہو، اگر ایک طرف سے دور دراز علاقوں کے مریضوں کے ساتھ ایسا ہونا لازمی بھی ہے لیکن اگر دیکھا جائے تو بڑے بڑے اسپتالوں کے نزدیک رہنے والے لوگوں کو بھی اسپتالوں سے مناسب علاج کی فراہمی نہیں ہوتی۔ کیونکہ جہاں حکومت نے ہلاک، بکھریل اور شعلہ سطح پر اسپتالوں میں ڈاکٹروں کی تعیناتی عمل میں لائی ہے۔ وہیں اکثر ڈاکٹر صاحبان کو ان جگہوں پر اپنا فرض انجام دینے کے بجائے دوسری جگہوں پر لٹچ لگا لیا ہے۔ جس سے مریضوں کو کوئی فائدہ اور اسپتالوں سے سہولیات کے نام پر پریشانیوں میں ڈھکیل دیا جاتا ہے اور جہاں پر آپتھلوس کی خدمات دستیاب ہوتی تھیں۔ وہاں ڈاکٹر اور نام و نشان بھی نہیں دکھائی دیتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اسپتالوں میں نظم و نسق کا فقدان پایا جاتا ہے اور ہر سطح پر شہریت کا کا کا بن متاثر ہو رہا ہے۔ اپنے شعبہ سے متعلق کارگزاروں کی رپورٹ پیش نہ کر کے اسپتال کے سربراہ کو ذیلی شعبہ جات سے متعلق جانکاری فراہم نہیں ہوتی ہے اور بار بار شکایت کا ازالہ کرنا ان کیلئے ناممکن ہو جاتا ہے اور انکی وجہ یہی ہوتی ہے کہ ان شعبہ جات سے متعلق ڈاکٹر صاحبان اپنا کام یا تو تن دہی سے نہیں کرتے یا وہ کہیں پر اپنے آپ کو لٹچ کر دیتے ہیں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ دوسری طرف سے ڈاکٹروں کی پرائیویٹ پریکٹس کی وجہ سے اسپتالوں میں علاج و معالجہ کی سہولیات متاثر ہو جاتی ہیں اور اکثر ڈاکٹر اسپتالوں میں لا روای رہتے ہیں اور وہ پرائیویٹ پریکٹس کی طرف زیادہ تر اپنی توجہ مرکوز کرتے ہیں۔ ضرورت کی بات یہ ہے کہ حکومت طبی شعبے میں انتظامی نوعمیت کے اقدامات کرنے کی غرض سے متعلق محکمہ میں جس قدر ہو سکے جدید اور شفافیت پیدا کرے تاکہ لوگوں کو طبی خدمات کے نام پر کسی دھوکے کا شکار نہ ہونا پڑے۔

نظم ایک خواب

از قلم: --- شاکت محمود شاکت

مدینے کا سفر تھا اور میں تھا
یہ خواب پُر اثر تھا اور میں تھا
ادھر تھا گنبد خضرا کا منظر
ادھر دل تھا، جگر تھا اور میں تھا
وہاں پر نور کی بارش بھی دیکھی
خزف ریزہ، گہر تھا اور میں تھا
ریاض الجنہ میں تھا خود کو پایا
ارم سا مستقر تھا اور میں تھا
میں چومے جا رہا تھا در نبی (ص) کا
مقدر اوج پر تھا اور میں تھا
معنبر تھی فضا سازی کی ساری
کونسی جنت نگر تھا اور میں تھا
گھلی جو آنکھ تو دیکھا یہ شوکت
وہی اپنا ہی گھر تھا اور میں تھا

غزل

از قلم: --- رضیہ رحمان



تمہارے رنگ میں کچھ اس طرح ساقی ری
کہ آئینے میں تمہارا ہی عکس پاتی ری
یہ سوچ کر وہاں شاید مجھے ملے انعام
یہاں پہ رزم ملا بھی تو مسکراتی ری
نظر فلک پہ ری پھر بھی دل مجھ میں تھا
میں اس طرح بھی ترے در پہ سر جھکاؤ ری
تمہارا ساتھ ملا مجھ کو ایک ایک قدم
چھینے تیری ہدایت کے روز پاتی ری
ہر ایک روپ میں جب تو ہی تو نظر آیا
تو بے خطر میں عبادت گھروں میں جاتی ری
جو یہ سمجھتے ہیں تو اک جگہ پہ ہے محدود
میں انکی نگاہی پہ حیف کھاتی ری
تمہارے جلوے ہی بکھرے ہوئے ہیں چاروں طرف
یہ میں کہ دید کی حسرت میں دل جلاتی ری
ملا ہے آج تو میرے ہی دل کی دھڑکن میں
میں انتظار کی زحمت یو نبی اٹھاتی ری
تمہاری چاہ محبت کی جنگ میں رضیہ
قدم قدم پہ مرا حوصلہ بڑھاتی ری

تقریبی پینڈ کے نام ہے۔ تیسرے دن کیجے کے بعد جو کچھ ہوا وہاں پانی کینے کے نیٹ کینوں کے معیار سے بھی کم تھا۔ پینڈ کینڈ (۱۵ کینڈوں میں) میں سے اُسے اور کسٹ بولاؤ نے سپیڈ کرکے کرکے منگک اور کیم بولنگ کے شاعرانہ مظاہرہ سے ویسٹ انڈیز کی پینڈ کو چاند کر دیا۔ پورے کچھ میں مشکل حالات میں ۳۰۴ ٹوں کے چف کے تقابلی میں ۱۵۱ انڈیز کی شکست کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ اپنا ۱۰۰۰ انڈیز میں ٹھیکہ ڈالنے کے اسٹارک نے انگریزی کی جگہ پانی کینے پر ڈکٹ لے کر گھڑنے کی پینڈ کا کرکٹ کر دیا۔



Hospital Bills can Exhaust your Family's Hard Earned Life Savings



Bajaj Allianz Family Health Care policy covers you and your family from expenses incurred during hospitalization along with the added benefits of Health Prime Rider.

Bajaj Allianz Family Health Care's Benefits:

-  Pre & Post Hospitalization Expenses
-  Road Ambulance
-  Day Care Procedures
-  Organ Donor Expenses
-  Sum Insured Reinstatement Benefit

Benefits of Health Prime Rider: In Patient Hospitalization Expenses

-  Rider for both Individual & Family Floater Basis**
-  24*7 Unlimited Tele-Consultation
-  Investigations Cover
-  139000+ Doctors
-  Preventive Health Check-up (45+ Test Parameters at Network Centers)

**Based on the variant opted in health plan

To know more, contact your **J&K Bank's Relationship Manager**

Bajaj Allianz General Insurance Co. Ltd., Bajaj Allianz House, Airport Road, Yerawada, Pune - 411006. IRDAI Reg No.: 113. | CIN: U66010PN2000PLC015329 | UIN: BAIHLIP22024V032122-Family Health Care, BAIHLGA22166V012122-Health Prime Rider (Group) | web: www.bajajallianz.com | Toll free: 1800-209-5858 / 1800-209-0144

J&K Bank Ltd is a licensed Corporate Agent [bearing License No.: CA0029] of Bajaj Allianz General Insurance Company Ltd. [IRDAI registration No. 113]. The benefits/features of products are indicative and for more details on risk factors and Terms and Conditions, please read the sales brochure before concluding a sale. | UAZ-P-BK-001400-11-2023